سورۂ مریم میں غور وفکر

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جعَلَ الْقُرْآنَ هَادِيًا لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ، وَأَنْزَلَ فِيهِ سُورَةَ مَرْيَمَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيه وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، وَتَدَبُّرِ كِتَابِهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)(١).

رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! سورۂ مریم مکّی سورت ہے اس میں باری تعالیٰ کی قدرت اور اس کی رحمت کی دلیلیں بیان کی گئی ہیں پس اس کا آغاز سیدنا زکریّا علیہ السلام کے اِس قصے سے ہوا ہے:(كهيعص * ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا * إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا)(٢). كهيعص * یہ تذکرہ ہے اس رحمت کا جو تمھارے رب نے اپنے بندے زکریّا پر کی تھی یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے اپنے رب کو پوشیدہ طور پر پکارا تھا، بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ چپکے سے کہی ہوئی بات کو اوراس سے بھی زیادہ پوشیدہ بات کو جانتا ہے(٣). بہرحال حضرت زکریّا علیہ السلام نے باری تعالیٰ سے یہ دعا کی

(١) الأنعام: ١٥٥.
(٢) مريم: ١ - ٣.
(٣) تفسير ابن كثير: (٥/٢١١).

تھی:(فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا)[١]. لہٰذا آپ خاص اپنے پاس سے مجھے ایک وارث عطا کردیجئے، پس باری تعالیٰ نے ان کی دعا سن کر قبول فرمالی اور ان کے پاس وحی بھیجی :(يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَل لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا)[٢]. اے زَکَرِیَّا! ہم تمہیں ایک ایسے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی اور شخص نہیں پیدا کیا، یعنی کسی خاتون نے ان کے جیسا کوئی بچہ نہیں جنا[٣] یقیناً اللہ تعالیٰ کا بوڑھے ماں باپ سے ان کے بیٹے کا پیدا کردینا ایک معجزہ ہے اور غور و فکر کرنے والوں کیلئے اس میں کھلی نشانی ہے

اللہ کی قدرت و حکمت پر ایمان رکھنے والو! اس کے بعد اس سورت میں اس سے بھی عجیب دلیل اور اس سے بھی زیادہ بلیغ نشانی ذِکر کی گئی ہے اور اس سے بھی عظیم معجزہ بیان کیا گیا ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کا بغیر باپ کے حضرت مریم علیہا السلام کے بچے کا پیدا کردینا، تاکہ لوگوں عبرت حاصل ہو اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کا یقین پختہ ہو بہرحال ہمارے ربِّ کریم نے حضرت عیسیٰ کی والدہ سیدہ مریم علیہا السلام کا قصہ بیان کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ ایک ایسی پاکباز اور سچی خاتون تھیں جن کے ساتھ حیرت انگیز طور پر معجزۂ الٰہیہ پیش آیا اور بلا شوہر کے ان کو حمل قرار پاگیا اس کے بعد سیدہ مریم علیہا السلام کو اپنی قوم کی جانب سے الزام تراشی کا خوف لاحق ہوا ان کی کیفیت کو قرآن کریم

---

(١) مريم: ٥.
(٢) مريم: ٧.
(٣) تفسير الطبري: (١٨/١٤٨).

نے اس طرح بیان کیا ہے(فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا)[١]. پھر مریم کو اس بچے کا حمل ٹھہر گیا تو وہ حالتِ حمل میں لوگوں سے الگ ایک دور مقام پر چلی گئیں بہر حال اس پریشانی میں سیدہ مریم کو رحمت الٰہی پر پورا بھروسہ تھا اوراپنے ربّ کے اس فرمان پران کو مکمل یقین تھا:(فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا* فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا* يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا* فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ)[٢] اب کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی رکھو اور اگر لوگوں میں سے کسی کو آتا دیکھو تو (اشارے سے) کہ دینا کی میں نے آج خدائے رحمن کے لئے روزے کی منت مانی ہے اس لئے میں کسی بھی انسان سے بات نہیں کروں گی پھر وہ اس بچے کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں تو قوم کے لوگ کہنے لگے مریم !تم نے تو بڑا غضب ڈھادیا اے ہارون کی بہن !نہ تو تمھارا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تمھاری ماں کوئی بدکار عورت تھی، اس پر مریم نے اس بچے کی طرف اشارہ کیا،جی ہاں میرے بھائیو! حضرت مریم علیہا السلام نے اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے نومولود بچے کی طرف اشارہ کیا تو ان کی قوم کو یہ اشارہ بہت عجیب لگا، (قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا) وہ کہنے لگے ہم اُس سے کیسے بات کریں جو ابھی

---

(١) مريم: ٢٢.
(٢) مريم: ٢٦ – ٢٩.

پالنے میں پڑا ہوا بچہ ہے پس باری تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو ان کی پیدائش کے معًا بعد گویائی عطا کردی جس خالق نے ہر بولنے والی چیز کو گویائی عطا کی ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی ماں کی عفت و پاکدامنی کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا: (إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا)[1]، میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے، الغرض باری تعالیٰ نے سیدہ مریم کی عفت و بے گناہی ان کے نومولود بیٹے کی زبانی ظاہر فرمائی اور سیدہ مریم اور ان بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو دنیا والوں کیلئے ایک نشانی قرار دیدیا، یا اللہ! ہمیں اپنے عبادت گذار بندوں میں شامل فرمالے اور اپنی آیات میں غور وفکر کرنے والا بنادے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمدِ عربی ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے ،جن کی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَبَاطِنًا وَظَاهِرًا، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى خَاتَمِهِمْ: سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ؛ الْمَبْعُوثِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

(١) مريم: ٣٠.

کتاب اللہ میں غور وفکر کرنے والو!: سورۂ مریم نے ہمارے لئے متعدّد پاکیزہ اخلاق وکردار کو بیان کیا ہے جن سے انبیائے کرام علیہم السلام آراستہ تھے چنانچہ اس سورہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور اپنے باپ کے ساتھ ان کے حسن سلوک کا تذکرہ کیا ہے پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی مثالی وعدہ وفائی کا تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اپنے اہل وعیال کو اپنے رب کی اطاعت وعبادت کا جو تاکیدی حکم دیا تھا اس کا تذکرہ کیا ہے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اپنے رب کے تئیں ان کے اخلاص اور ان کی للّٰہیت کو بیان کیا ہے اس سورہ نے ان کے علاوہ دوسرے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے متبعین کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے اپنے اپنے نبی کی سچی اطاعت کی پس ربّ کریم نے ان تمام حضرات کو خوشخبری دی اور ان سے جنت کا وعدہ فرمایا جیساکہ ارشاد ہے (جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا)(١)، (ان کا داخلہ ہمیشہ رہنے کی جنتوں میں (ہوگا) جن کا خدائے رحمن نے اپنے بندوں سے ان کے دیکھے بغیر وعدہ کر رکھا ہے یقیناً اس کا وعدہ ایسا ہے کہ وہ لوگ اس تک ضرور پہونچیں گے بلاشبہ جنت کا وعدہ کرکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لوگوں کو اپنی اطاعت وعبادت کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ اس نے اپنی عبادت پر ثابت قدمی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: (رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ

---

(١) مریم: ٦١.

تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا)[1]، وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو مخلوقات ان کے درمیان ہیں ان کا بھی۔ لہذا تم اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر جمے رہو کیا تمھارے علم میں کوئی اور ہے جو اُس جیسی صفات رکھتا ہو، پس جو بندہ اللہ کے احکام پر عمل کرتا ہے اور صداقت وہدایت کا راستہ اختیار کرتا ہے تو باری تعالیٰ ہدایت میں اس کو ترقی دیدیتا ہے چنانچہ خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے: (وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى)[2]. اور جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اختیار کر لیا ہے اللہ ان کو ہدایت میں مزید ترقی دے دیگا. اور جو مؤمنین اللہ جلّ جلالہ کی اطاعت کرتے ہیں باری تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں انکی الفت و محبت ڈال دیتا ہے (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا)[3]. بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے باری تعالی (لوگوں کے دلوں میں) انکے لئے محبت پیدا فرمادیگا، اور یہ ساری نعمتیں اوربشارتیں ان مسلمانوں کیلئے ہیں جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے تقاضوں پر عمل کرتے ہیں اسی طرح وہ اپنے خالق جلّ جلالہ کی قدرت میں غور و فکر کرتے ہیں انبیائے کرام کے اقدار واخلاق اختیار کرتے ہیں اور ان کی طرح اپنے رب کی سچی اطاعت کرتے ہیں، آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ یااللہ!

---

(١) مريم: ٦٥.
(٢) مريم: ٧٦.
(٣) مريم : ٩٦.

ہم تجھ سے کامل ایمان پختہ یقین اور مقبول اعمال کا سوال کرتے ہیں،اے عزت واکرام کے مستحق! ہم کو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمادے ** وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالازْدِهَارَ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.